ایمان کی پکار

الحمد لله ربّ العالمین، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلی سَیّد الأَنبیاءِ وَالمرسَلین، وعَلی آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِیْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلی یَوْمِ الدِّین، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشّیطانِ الرَّجِیْم، بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سیّدِنَا ومولانا وحبیبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعین.

عمدہ ایمان کامدار اللہ تعالی کی محبت پر ہے

عزیزانِ محترم! اِیمان مؤمن کے لیے اللہ تعالی کی سب سے عظیم نعمت ہے، ایک سچے مؤمن کو ہر چیز سے زیادہ ایمان عزیز ہوتا ہے، ایمان کے سبب بندۂ مؤمن ایک مثالی انسان بنتا ہے، اور سب سے زیادہ اللہ تعالی سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا أَشَدُّ حُبّاً لِلّٰهِ﴾[1] "ایمان والوں کو اللہ تعالی کے برابر کسی سے محبت نہیں"، اس آیتِ مبارکہ کے تحت مفسّرینِ کرام

(١) پ٢، البقرة: ١٦٥.

فرماتے ہیں کہ: "محبت کی بہت سی اَقسام ہیں، سب سے قوی اُلوہیت اور بندگی والی محبت ہے، نبیٔ کریم سے محبت نبوّت کی محبت، صالحین سے ولایت والی محبت، والد سے اَبوّت کی محبت، یہ سب محبتِ الٰہی کے بعد ہیں"[1]۔

وہ اعمال جن کے سبب اللہ تعالی سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے

محترم بھائیو! جب بندہ اللہ تعالی ورسولِ کریم ﷺ سے محبت کرتا ہے، تو پھر یہ محبت اسے نیک اعمال پر اُبھارتی ہے، بندۂ مؤمن اللہ ورسول کی خاطر ہی کسی سے محبت یا نفرت رکھتا ہے، مسلمانوں کی پردہ پوشی کرتا ہے، چوری، زِنا، قتل وغارتگری، بہتان وغیرہ گناہوں سے بچ کر سچی توبہ کرتا ہے، حضرت سیّدنا اَنس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دوعالَم ﷺ نے فرمایا: «ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيْمَانِ: أَنْ يَّكُوْنَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لله، وَأَنْ يَّكْرَهَ أَنْ يَعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ»[2] "جس میں تین ۳ چیزیں ہوں وہ ایمان کی چاشنی پائے گا: جسے اللہ ورسول سب سے زیادہ پیارے ہوں، کسی سے محبت کرے تو صرف اللہ تعالی کی خاطر کرے، اور جو مسلمان ہونے کے بعد کفر میں لَوٹنا ایسا ناپسند کرے جیسے آگ میں

---

(۱) "تفسیر نور العرفان" ص۳۸۔

(۲) "صحيح البخاري" كتابُ الإِيمان، بابُ حَلَاوَةِ الْإِيْمَانِ، ر: ١٦، صـ٦.

ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے"۔ اس حدیثِ پاک کے بارے میں محدثینِ کرام فرماتے ہیں کہ: "مطلب یہ ہوا کہ جس میں یہ تین ۳ باتیں ہوں گی، وہ ایمان کے مقتضیات پر لذّت پائے گا، یعنی عبادت وطاعت اور اس سلسلے میں مشقت اٹھانے پر اُسے لذّت حاصل ہوگی، اس تشبیہ میں اشارہ ہے کہ جیسے شہد ایک میٹھی اور لذیذ چیز ہے، مگر صفراوی مریض کو کڑوا معلوم ہوتا ہے، یہی حال ایمان کا ہے، جو لوگ کفر وضلالت کے مرض سے محفوظ ہیں اُن کے لیے ایمان لذیذ اور میٹھی شے ہے، اور جو گمراہی کے مرض میں مبتلا ہیں ان کے نزدیک ایمان ناگوار وناپسندیدہ ہے"(۱)۔

برادرانِ اسلام! تلاوتِ قرآنِ مجید اور اللہ تعالی کے ذکر سے بندہ کی اپنے رب سے محبت میں اضافہ ہوتا اور دل کو سکون ملتا ہے؛ کیونکہ ذکرِ الٰہی بندۂ مؤمن کی رُوحانی غذا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿أَلاَ بِذِكْرِ اللهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾(۲) "سُن لو! اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے"۔

اللہ تعالی پر ایمان حُسنِ اَخلاق کی طرف لے جاتا ہے

عزیز ساتھیو! جب بندہ سچے دل سے اسلام قبول کرلیتا ہے، تو پھر وہ اپنے محبوبِ کریم ﷺ کے نقشِ قدم پر چلنے کی بھی پوری کوشش کرتا ہے، دیگر اَعمالِ حسنہ کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ، وہ لوگوں سے بھی حُسنِ اَخلاق سے پیش آتا ہے،

---

(۱) "نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری" كتابُ الإِيْمان، ۱/ ۲۶۳.

(۲) پ۱۳، الرعد: ۲۸.

مصطفی جانِ رَحمت ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ الرَّجُلَ لَيُدْرِكُ بِحُسْنِ خُلُقِهِ دَرَجَةَ الصَّائِمِ الْقَائِمِ»(۱) "یقیناً آدمی اپنے اچھے اَخلاق کی بدَولت روزہ داروں اور عبادت گزاروں کا مقام حاصل کرلیتا ہے"، ایک اَور مقام پر سرورِ کونَین ﷺ نے فرمایا: «إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلاَقاً»(۲) "یقیناً تم میں سے میرا زیادہ پسندیدہ وہ ہے، جو اَخلاق میں سب سے اچھا ہے"۔

اللہ تعالی پر ایمان کے فوائد وثمرات

حضراتِ گرامی قدر! اللہ تعالی پر ایمان کی بدَولت بندہ قُربِ الٰہی اور بلندئ درَجات پالیتا ہے، اسی کے سبب بندہ دنیاوآخرت میں سُرخرو ہوتا ہے، جو اللہ ورسول پر سچے دل سے ایمان لاکر ایمان کے تقاضوں کو پورا کرے، اللہ تعالی کے یہاں اس کا بلند مقام ہے، یہی لوگ ہدایت پر ہیں، خالقِ کائنات جلّ جلالہ کا فرمانِ عالی شان ہے: ﴿الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۞ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَآ أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ

(۱) "مسند الإمام أحمد" مسند السيّدة عائشة رضي الله عنها، ر: ٢٥٥٩٤، ٩/ ٥٥٥.

(٢) "صحيح البخاري" فضائل أصحاب النّبي ﷺ، ر: ٣٧٥٩، صـ٦٣٢.

يُوْقِنُوْنَ۞ أُولٰئِكَ عَلٰى هُدىً مِّنْ رَّبِّهِمْ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾[1] "وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں، اور نماز قائم رکھیں، اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں دیں، اور وہ جو ایمان لائیں اُس پر جو اے محبوب! تمہاری طرف اُترا اور جو تم سے پہلے اُترا، اور آخرت پر یقین رکھیں، وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں"۔

اہلِ ایمان کو اللہ تعالی اپنا خاص قُرب عطا فرماتا ہے، اس کی بدَولت غم واَلم سے نَجات مل جاتی ہے، ایمان واَعمالِ صالحہ کی بدَولت گناہ مِٹ جاتے ہیں، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿مَنْ اٰمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحاً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾[2] "جو سچے دل سے اللہ تعالی اور آخرت پر ایمان لائیں، اور نیک عمل کریں، اُن کا ثواب اُن کے رب تعالی کے پاس ہے، نہ اُنہیں کچھ اندیشہ ہو اور نہ کوئی غم"۔

اللہ کریم نے اہلِ ایمان کو اپنی رِضا وجنّت کا وعدہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿وَعَدَ اللهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللهِ أَكْبَرُؕ

---

(۱) پ۱، البقرة: ۲۵.

(۲) پ۱، البقرة: ٦۳.

ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾(۱) "اللہ تعالی نے مسلمان مَردوں اور مسلمان عورتوں کو باغات کا وعدہ دیا ہے، جن کے نیچے نہریں رَواں ہیں، اُن میں ہمیشہ رہیں گے، اور پاکیزہ مکانوں کا وعدہ بَسنے کے باغات میں، اور اللہ تعالی کی رِضا سب سے بڑھ کر ہے، یہی بڑی مُراد ہے"۔

مفسرینِ کرام اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: "اللہ تعالی نیکوکاروں کو دنیا میں شیطانی اثرات سے بچاتا ہے، مرتے وقت انہیں ایمان کی سلامتی بخشتا ہے، قبر میں نُور اور آسانیٔ جواب عطا فرماتا ہے، قیامت میں نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں عطا فرمائے گا، میزان میں نیکیاں بھاری اور گناہ ہلکے کر دے گا اور حسابِ قیامت آسان فرمائے گا"(۲)۔

حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ کے ایمان لانے کا واقعہ

رفیقانِ ملتِ اسلامیہ! صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالی عنہم کے ایمان لانے کے واقعات میں حضرت سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ کا واقعہ بھی بہت اہم ہے، یہ فارس کے رہنے والے تھے، ان کے آباء واَجداد بلکہ ان کے مُلک کی پوری آبادی مجوسی یعنی آتش پرست تھی، یہ اپنے آبائی دِین سے بیزار ہوکر دینِ حق کی تلاش میں اپنے وطن سے نکلے، مگر ڈاکوؤں نے انہیں گرفتار کرکے اپنا غلام بنالیا، پھر انہیں کسی کے ہاتھ بیچ ڈالا،

---

(۱) پ۱۰، التوبة: ۷۲.

(۲) "تفسیر نور العرفان" ص۳۱۵۔

یہ کئی بار بکتے رہے، مختلف لوگوں کی غلامی میں رہے، اسی طرح یہ مدینہ منوّرہ کے قریب پہنچے، کچھ دنوں تک عیسائی بن کر رہے، اور یہودیوں سے بھی میل جول رکھتے رہے، اس طرح ان کو توریت وانجیل کی کافی معلومات حاصل ہوچکی تھیں، یہ تاجدارِ رسالت ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو خدمتِ اقدس میں یہ کہہ کر کچھ پیش کیا کہ: یہ صدقہ ہے، حضورِ اکرم ﷺ نے اپنے اَصحاب سے فرمایا: «كُلُوا» "کھاؤ"، پھر کچھ لے کر پہنچے یہ کہہ کر کہ: یہ ہدیہ ہے، سامنے رکھ دیا، تو حضورِ اکرم ﷺ نے صحابہ کو ہاتھ بڑھانے کا اشارہ فرمایا، اور خود بھی کھا لیا، اسی دَوران حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان نظر ڈال کر مُہرِ نبوّت کو بھی دیکھ لیا تھا، چونکہ یہ تورات واِنجیل میں نبیٔ آخر الزمان کی نشانیاں پڑھ چکے تھے، اس لیے اسلام قبول کر لیا"[1]۔

اے اللہ! ہمیں ایمان کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق عطا فرما، ایمان پر استقامت نصیب فرما، اس کے فوائد وثمرات سے بہرہ وَر فرما، حُسنِ اَخلاق کی دَولت سے مالا مال فرما، اے اللہ! ہمیں حضورِ اکرم ﷺ کی سیرتِ طیّبہ اور آپ کی تعلیمات پر بھرپور عمل کی توفیق عطا فرما، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور

---

(١) "الطبقات الكبرى" لابن سعد، الطبقة الثانية من المهاجرين والأنصار، ٣/ ٥٥.

صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت و شکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما اوراِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.